نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ ۔ قیمت سالیانہ مع محصول ۔

نمبر ۲۵ ۔ جلد ۸ ۔ لودیانہ ۱۷ جون ۱۸۸۰ء ۔ قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

عبد الرحمان خان جو تخت کابل لینیکے لئے انگریزوں کے ساتھ دوستی کا دم بھرتا تھا پکا دشمن بن بیٹھا = **افغانستان** کے سارے سردار یہہ صلاح کر رہے ہیں کہ یہاں سے انگریزوں کو نکالدو = **بعض** بعض افغانی فرقوں نے اپنے بال بچوں کو پہاڑوں پر اِس نیت سے بھیجدیا ہی کہ اب بفراغت تمام انگریزوں سے جنگ کریں = **ملا مشکی** عالم و میر بچہ و محمد جان آمادۂ جنگ ہیں = **کوہستانی** ہتھیار باندھ کر لڑنیکے لئے جمع ہوتے جاتے ہیں = **کابل** کے باشندے پختہ خیال کرتے ہیں کہ ڈیڑھ ماہ کے اندر اندر ایک سخت جنگ ہوگا = **حکام** انگریزی سوچ رہے ہیں کہ یا تو تمام افغانی صلح صلح پکار رہے تھے یا اب دشمنی ظاہر کر رہے ہیں = **کچھ** اُمید نہیں رہی کہ افغانستانی انگریزوں سے صلح کریں = **لنڈن** میں ابھی کوئی تجویز افغانستان کی نسبت ایسی نہیں ہوئی کہ جس سے معلوم ہو کہ کیا کیا جاویگا = **مستوفی** حبیب اللہ خان قیدی کو کوہ مری پر پہونچا دیا ہی = **یعقوب** خان نے ایک مراسلہ حضور گورنر جنرل حال کے نام لکھا ہی جسکا مطلب یہہ ہی کہ مجکو قید سے چھوڑ دو اور کابل سے اپنی فوجیں ہٹالو ۔ جنہ خوشی = **سر** بارٹر فیر صاحب کی تنخواہ بحیثیت ہائی کمشنر افریقہ جنوبی بند کردی گئی ہی = **شہنشاہ** روس کی بیگم صاحبہ نے اِس جہان سے ۳ جون کو کوچ کیا ہی = **افریدیوں** نے پھر شرارت پر کمر باندھی ہی = **علی** مسجد اور جمرود کے درمیان سے ۱۱ بیل اسباب کے لدے ہوئے دشمن لیگئے = **پروشیا** نے بعدو لشکر بحری جرمنی جزیرہ ہانگ کانگ کو ایک جنگی جہاز بھیجنے کا حکم دیا ہی = **ہرات** میں کابلی رجمنیں ایوب خانکو قندھار کیطرف کوچ کرنے سے مجبور کر رہی ہیں = **مدحت** پاشا نے سلطان کی خدمت میں اپنا استعفا پیش کیا ہی = **پیرس** میں کونٹ روچی فورٹ کو شدید زخم لگے ہیں = معلوم نہیں کہ کیوں = **لیڈی** صاحبہ حضور لارڈ رپن غالباً اکتوبر کے مہینے میں انگلستان سے روانہ ہونگی = **مسٹر** لیارڈ صاحب سفیر انگلنڈ قسطنطنیہ سے انگلستان کو روانہ ہوگئے = **ماشینگر** دو اسلے البنیا دالونیر جو کم استطاعت ہو رہے ہیں حملہ کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں = **آگرہ** میں اسقدر گرمی پڑ رہی ہی کہ جس کے صدمہ سے بہت سے لوگ مرگئے = **رومہ** کے خزانہ کی حالت نہایت ہی ابتر ہی فوج کو تنخواہ نہیں ملتی ہی = **امریکہ** میں ایک ایسی کل ایجاد ہوئی ہی کہ جسکے ذریعہ سے ۵ میل تک دریا میں بغیر ہاتھ پیر ہلانیکے آدمی چل سکتا ہی = **محمد** جان میدان میں پہونچ گیا ہی = **بارہ** ہزار مخالف افغانستانیں باارادۂ جنگ جمع ہوگئے ہیں = **خیبر** کے باشندے بھی ہمارے سے منہہ پھیرتے جاتے ہیں = **حضور** گورنر جنرل ۱۹ جون کو مع کونسل اجلاس فرماوینگے = **پختہ** طور سے ثابت ہوگیا ہی کہ عبد الرحمان خان کے ہمراہ روسی افسر بھی ہیں = ولفو رسفیری وغابازی

نورافشاں

——— ہم دو ہفتہ سے بموجب خبر تار برقی یہی لکھتے رہے کہ اب عنقریب افغانستان کا فساد فرو ہوا چاہتا ہی کیونکہ عبد الرحمان خان کے ساتھ حکام انگریزی خط و کتابت کر رہے ہیں اور شاید کابل کا امیر عبد الرحمان خان بنایا جاوے۔ بہتوں کی یہی رائے تھی کہ ضرور عبد الرحمان خان نہایت لایق اور سنجیدہ آدمی ہی جب وہ تخت کابل پر جلوہ گر ہوگا تو افغانستان میں امن و امان ہو جائیگا۔ اور ہماری فوجیں بہت جلد افغانستان سے واپس آئینگی اور آرام سے بیٹھینگی۔ مگر ہفتہ حال کی خصوصاً تار برقی آمدہ کابل مورخہ ۱۲ جون سے یہہ تمام خیالات یکلخت تبدیل ہو گئے کیونکہ اُسمیں صاف لکھا ہی کہ عبد الرحمان خان بجائے اُسکے کہ وہ ہمارا دوست بنے دشمن بنگیا اور افغانستان کے چاروں گوشوں میں مفسدے کے آثار نمودار ہونے لگے ہیں۔ کابل کے لوگ یہانتک یقین کرتے ہیں کہ شاید ڈیڑھ ماہ کے اندر کچھ جنگ و جدل ہوگا۔ ملا مشکی عالم و میر بچہ و برادر محمد جان وغیرہ بھی آمادہ جنگ ہو گئے ہیں اور بعض بعض گروہ نے تو اپنے عیال و اطفال کو پہاڑ و نیر بھیجدیا ہی تاکہ فراغت سے لڑائی کیجائے +

امبرجب سیول اینڈ ملٹری گزٹ تحریر فرماتے ہیں کہ اب افغانستان کی ہوا ایسی بگڑی ہوئی ہی کہ اگر اُسکا انسداد ابھی نہ کیا جاوے تو ہمکو سخت مشکل پیش آویگی۔ اور وہ مشکل ایسی ہوگی کہ شروع جنگ سے اب تک ویسی وقوع میں نہیں آئی تھی +

تار خبر میں یہہ بھی لکھا ہی کہ افغانستان کے بہت سے گروہ اگرچہ آپس میں غایت درجہ کی دشمنی رکھتے ہیں مگر پھر بھی وہ یہہ ارادہ رکھتے ہیں کہ ہم آپسمیں صلاح و مشورہ کر کے انگریزوں سے مقابلہ کریں اور اُنکو افغانستان سے نکالدیں۔ اِس سے معلوم ہوسکتا ہی کہ افغانستان کے سردار ہمسے کہانتک دشمنی رکھتے ہیں +

——— افریقہ غربی میں ایک سردار تھا جسنے اپنا نام کپتان ہارٹ رکھا تھا اور جو عیسائیوں کے دُکھ و ایذا رسانی میں بڑا نامور تھا مر گیا۔ مرتے وقت اُسنے سارے بتوں سے انکار کیا اور شکوہ کیا کہ گرچہ میں نے اُنکی بہت حفاظت کی مگر تو بھی اُنہوں نے مجھکو موت سے بچانے کو کچھ کوشش نہ کی۔ اور یا یہہ موت سے بچا نہ سکے اِس لئے حکم دیا گیا کہ اُنکو دریا میں پھینک دو۔ چنانچہ جسوقت بادشاہ کا دم نکل گیا تو لوگوں نے بڑی کوشش سے بتوں کو جمع کر کے کشتیوں میں بھر دیا اور ڈوبا دیا اور جو ڈوبنے سے بچ گئے تھے اُنکو توڑ کر پھینکدیا +

کیسی افسوس کی بات ہی کہ سردار مذکورہ نے جبکہ اپنے بتوں کی لاچاری دریافت کی تو وہ توبہ کر کے اُس نجات دہندہ کی طرف جسکے برخلاف عمر بھر کوشش کرتا رہا رجوع نہ کیا۔ اے ناظرینوں واضح رہے کہ جیسے کہ اِس سردار نے رات کے وقت اپنے بتونکو جنکی عمر بھر حمایت کی بیفایدہ پا یا دیسا ہر ایک جو کہ مسیح کی مخالفت کرتا ہی آخر کار مایوسی میں مبتلا ہوگا۔ اور یہہ بھی واضح رہے کہ وہ جو صلیب پر اپنے دشمنوں کے لئے دعا کرتا رہا سو تمکو بھی اگرچہ تم نے عمر بھر اُسکی مخالفت کی ہو نہ صرف نجات دینے میں خوش ہی بلکہ قادر ہی۔ کیونکہ جو کوئی گناہ سے توبہ کرے اور اُسکی طرف رجوع ہو سو نجات پاویگا۔ مگر یہہ بات اکثر تجربہ میں آئی ہی کہ وہ جو عمر بھر اُسکی مخالفت کرتا رہا ہو تو مرتے وقت سردار مذکورہ کی مانند اگرچہ بتوں سے انکار کرے تو بھی فضل نہیں پاتا کہ گناہ سے انکار کرے اور نجات دہندہ کو قبول کرے +

——— صاحب انسپکٹر جنرل پولیس ممالک مغربی و شمالی اپنی رپورٹ ۱۸۷۹ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ اِس احاطہ میں اِسسال فیصدی ۲۰ لڑکیاں دختر کشی کے طور پر مری ہیں +

خدا اُن قاتلوں کے دلوں میں رحم ڈالے۔ خدا کا قول سچ ہی کہ زمین کے اندھیرے مقام ظلم کے مسکنوں سے معمور ہو گئے +

——— ہم پیشتر بھی صاحبان نامہ نگاران کی خدمت میں التماس کر چکے ہیں کہ جو مضمون برائے اندراج اخبار نورافشاں بھیجا کریں اُسکو صاف نستعلیق قلم سے تحریر فرما کر روانہ کیا کریں بعض بعض صاحبان نے تو اُسپر توجہ کی ہی اور بعضوں نے شاید ہماری التماس کو دیکھا بھی نہیں ہوگا اِس لئے مکرر التماس ہی کہ براہ مہربانی ضرور اُسپر توجہ فرما کر خوشخط تحریر فرمایا کریں اور اپنے نام و نشان سے بھی آگاہی بخشا کریں ورنہ مجبوراً وہ مضمون جو کہ صفحات مندرجہ بالا سے مستثنیٰ ہوگا تو وہ شایع ہونے سے بھی مستثنیٰ رہیگا +

بقیہ پہلا سال مسیح کی خدمتگذاری کا

جو کہ بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہے اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا حیات کو نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا قہر اُس پر رہتا ہے یہہ معلوم نہیں کہ مسیح یردن کے کنارہ پر کتنے دنوں رہا گر سیویل صاحب نے خیال کیا ہے کہ چھبیس یا ستائیس روز تک لیکن متی کے ۴ باب کی ۱۲ کو یوحنا کے ۴ باب کی پہلی آیت کے ساتھ مقابلہ کرنے سے گمان ہوتا ہے کہ عرصہ زیادہ تھا یردن کو چھوڑ کر مسیح گلیل میں چلا گیا اُس سیدھے رستہ سے جو سامریہ کے اندر ہو کر جاتا تھا یہودی اور سامریوں کے درمیان موافقت نہیں تھی یہودی قوم سامریوں سے نسبت غیر قوم کے زیادہ نفرت کرتی تھی لیکن اِس نفرت میں خداوند شریک نہ تھا وہ گنہگاروں کو ڈھونڈنے اور بچانے آیا سامریہ کے اندر سے گذرتا ہوا تھکا ماندہ اور پیاسا ہو کر یعقوب کے کوئے کی من پر بیٹھ گیا یہہ کنوان سیکم شہر میں جسے یہودی حقارتاً سیخار کہتے تھے واقع ہے مسیح جب یہاں بیٹھا ہوا تھا ایک عورت شہر سے پانی لینے کو آئی مسیح نے اُس سے پانی مانگا اُسنے اُسکی درخواست سے متعجب ہو کر کہا کہ تو یہودی ہو کر مجھے جو سامریہ کی عورت ہوں کیونکر پانی پینے کو مانگتا ہے مسیح نے اُسکے ساتھ روحانی گفتگو شروع کردی اور اُسکے سامنے انجیل کی پوری خاصیت بیان کی اور وعدہ فرمایا کہ میں تجھے زندگی کا پانی دونگا اور کہا کہ وہ گھڑی آتی ہے بلکہ ابھی ہے کہ جس میں سچے پرستار روح اور راستی سے باپ کی پرستش کرینگے کیونکہ خدا روح ہے اور اُسکے پرستاروں کو فرض ہے کہ روح اور راستی سے پرستش کریں اِس گفتگو میں یسوع نے اقرار کیا کہ میں جو تجھسے بولتا ہوں مسیح ہوں اُسکا کلام اور وعظ سنکر نہ صرف وہی عورت بلکہ اور بہت سے آدمی سامریہ کے مسیح پر ایمان لائے مسیح اُنکے شہر میں دو روز رہا تیسرے روز گلیل کو چلا گیا اور ناصرہ شہر میں جاکر عبادتخانہ میں داخل ہوا اور یسعیاہ نبی کی کتاب کھولکر وہ مقام جہاں یہہ لکھا تھا پڑھکر سنایا خداوند کی روح مجھپر ہے اُسنے اِسلئے مجھے مسیح کیا کہ غریبونکو خوشخبری دوں مجھکو بھیجا کہ ٹوٹے دلونکو درست کروں قیدیوں کو چھٹنے اور اندھونکو دیکھنے کی خبر سناؤں اور جو بیڑیوں سے گھایل ہیں انہیں چھڑاؤں اور خداوند کے سال مقبولیت کی منادی کروں تب کتاب بند کرکے اور خدمت کرنیوالے کو دیکر وہ بیٹھ گیا اور سب جو عبادتخانہ میں تھے اُسکو تک رہے تھے تب وہ اُنہیں کہنے لگا کہ آج یہہ نوشتہ جو تم نے سنا مجھ میں پورا ہوا اور اِس آیت پر وعظ کیا اُسکا کلام سنکر بعضوں نے متعجب ہو کر کہا کیا یہہ یوسف کا بیٹا نہیں لیکن بعضے غصہ سے بھر گئے اور اُسے پکڑکر اُس پہاڑی کی چوٹی پر جسپر اُنکا شہر بنا تھا لیچلے کہ اُسے سر کے بل گرا دیں لیکن خداوند اُنکے بیچ سے نکل کر کفرناحم میں چلا گیا رستہ میں قانائے گلیل میں جا پڑا اور ہیرودیس انٹی پاس کے ایک ملازم کے بیٹے کو جو مرنے پر تھا چنگا کیا وہ ملازم سارے گھر سمیت ایمان لایا یہہ دوسرا معجزہ تھا جو یسوع نے گلیل میں آکر دکھلایا کفرناحم میں گیا وہاں بہت سے معجزے کئے اور اپنے دو شاگرد شمعون پطرس اور اندریاس کو جو مچھوے تھے بلایا کہ آدمیوں کے مچھوے بنیں یوحنا اور یعقوب زبدی کے بیٹے کو بھی اِسی کام پر مقرر کیا سبت کے دن عبادتخانہ میں ایک شخص کو چنگا کیا جسمیں ناپاک روح تھی اور بعد اُسکے شمعون پطرس کے گھر پر گیا اور اُسکی ساس کو جو تپ کی بیماری میں مبتلا تھی اچھی کیا شام کو جب سورج غروب ہوا تمام بیماروں اور اُن سبکو جن پر دیو چڑھے ہوئے تھے اُس پاس لائے اور سارا شہر دروازہ پر جمع ہوا مسیح نے اُن سب کو چنگا کیا پھر کفرناحم کو چھوڑ کر گلیل کے اور اور شہروں میں گیا جہاں اُنکی کھوئی ہوئی بھیڑیں تھیں اُسنے اپنے شاگردونکو کہا آؤ آس پاس کے شہروں میں چلیں تاکہ وہاں بھی منادی کریں کیونکہ میں اِسی لئے نکلا ہوں اور وہ سارے گلیل کے عبادتخانوں میں منادی کرتا اور دیووں کو نکالتا پھرا اِس دورہ میں پہلا سال ختم ہو گیا +

منقولات

ہمیں جس بات کا کھٹکا تھا وہی پیش آیا

اخبار انجمن پنجاب وقتاً فوقتاً برابر بحث کرتا رہتا ہے کہ افغانستان میں کونسا حاکم مقرر کیا جائے جو گورنمنٹ انگریزی کے اصول کو سمجھے اور اُس سے ایسا ہی برتاؤ کرے جیسا کہ تابع رئیس کیا کرتے ہیں اگرچہ کئی اخباروں نے اپنی رایونکو بدل لیا ہے مگر اخبار انجمن پنجاب اب تک برابر یہی کہے جاتا ہے کہ بے شک موسیٰ خان وارث تخت ہے اور جبتک وہ ہوشیار ہو کونسل کے طور پر وہاں کا کام چلایا جاوے اخبار انجمن پنجاب نے متعدد دلایل کے ساتھ پیشتر بیان کر دیا ہے کہ عبدالرحمان خان ہرگز ہرگز امیر کابل نہ قرار پاوے اور ظاہر کیا ہے کہ وہ روسیونکا وکیل ہے اب حالمیں یہہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ عبدالرحمان خان کے ساتھ ایک روسی ایجنٹ ہے جو انگریزوں کے خلاف اُسکو بہکا رہا ہے اور اب تک جو کچھ تاخیر ہو رہی ہے وہ خاص اِسی کے سبب ہے بعض لوگ اِس خبر کو پڑھکر تعجب ظاہر کرتے ہیں مگر

ہم کہتے ہیں کہ تعجب کی کیا بات ہے وہ تو ڈنکے کی چوٹ کے ساتھ روسیوں کے پاس سے آیا ہے اور ایک کیا ہمارے نزدیک اُسکے ساتھ متعدد روسی افسر ہونگے جو اتالیقی کا کام دے رہے ہونگے۔ جس گورنمنٹ نے برسوں اُسکو عزت کے ساتھ رکھا اور اپنا روپیہ خرچ کیا کیا اُس کے شکار کے وقت اُسکے ساتھ محافظ نہ بھیجے ہونگے ضرور بھیجے ہونگے" وہ ہم سہل افغانستان کو بہت جلد شکار کرنا چاہتا ہے اور ہم ضرور کہینگے کہ اُسکے کباب وہ روس کی نذر کریگا نہ کہ انگلستان کے۔ گو مدبر عبدالرحمن کے قول و فعل کا اعتبار کریں لیکن ہم کبھی اُس کے کسی فعل کا اعتبار نہ کرینگے وہ چاپلوسی فقط اس سبب کرتا ہے کہ بغیر بڑے بھاری مطلب حاصل ہو جانے بعد میں دیکھ لیا جاویگا۔ ہمنے نہ تو جنگ افغانستان کے آغاز کو پسند کیا تھا اور نہ اُسکے اختتام کو اسطرح بند کرنے ہیں جیسا نقشہ بندھتا نظر آرہا ہے جب ہماری گورنمنٹ نے کروڑوں روپیے افغانستان کی کجی دور کرنے کے لئے صرف کردئے اور ہزاروں آدمیوں کا ستیاناس ہو گیا تو پھر افغانستان کو پہلے سے بھی بتر حالت میں چھوڑنا کب مناسب ہے یہہ درست کہ عدل کی کارروائیوں سے افغانی نہیں مانتے یہہ بجا کہ اُنکے قول و فعل کا کچھ اعتبار نہیں اس میں شک نہیں کہ وہ سیدھی طرح نہ مانینگے واقعی اُنکی حالت کو ویسی ہی چھوڑنا مناسب معلوم ہو سکتا ہے لیکن گورنمنٹ کی حکمت عملیاں ظاہر کیا کرتی ہیں کہ اگر کسی کام کو شروع کیا جاوے تو اُسکا انجام نہایت اسلوبی کے ساتھ ہو اور ہمکو اُمید ہے کہ حضور لارڈ رپن جدید ویسرائے معاملات افغانستان کو حسب وعدہ عزت کے ساتھ ختم کرینگے۔ جب ہم کروڑوں روپیے صرف کر چکے ہیں اور اُسکا نتیجہ بھی خاصہ دیکھ چکے ہیں تو ہم کیوں جلدی کریں جہاں سو وہاں سوائے عبدالرحمان کی تقرری میں بہت غور ہونی چاہئے انگریزی خیالات کو تو ہم نہیں کہہ سکتے مگر دیسی خیالات برابر آوازیں دے رہے ہیں کہ عبدالرحمان ہرگز کابل کا امیر مقرر نہ کیا جاوے اگرچہ آجکل کی تار برقیاں گویا منادی کر رہی ہیں کہ اب عبدالرحمان آیا اور تخت کابل پر بیٹھا لیکن تجربہ کار یہہ کہنے سے باز نہیں آتے کہ ابھی تو افسران انگریزی اُس سے بات چیت کر رہے ہیں اعلان تو نہیں ہو گیا کہ عبدالرحمان امیر مقرر ہو گیا بلکہ ہو سکتا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی اُسکو ٹٹول رہی ہو کہ وہ کس پانی میں ہے اور کس گھمنڈ پر آیا ہے اور کچھ سرمایہ بھی رکھتا ہے یا یوں ہی باتیں ہی باتیں ہیں۔ یہہ بھی خیال کیا جا سکتا ہے کہ اُس سے گورنمنٹ کا یہی پالیسی اسی سبب سے کر رہی ہے کہ مخالف مایوس ہو کر رہیں اور ملک میں امن ہو جاوے چنانچہ جب سے عبدالرحمان کی امیری کا چرچا ہوا ہے ہم وہ جوش نہیں پاتے جیسا کہ پہلے دیکھا جاتا تھا*

جو مراسلہ کہ امیر معزول یعقوب خان نے لارڈ رپن جدید ویسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند کو بھیجا ہے اگرچہ اُسکے کل مضمون سے ہم متفق نہیں ہیں لیکن اُسکے مضامین البتہ اس قسم کے ہیں کہ گورنمنٹ اُسپر بہت غور کرے۔ اسمیں شک نہیں کہ ہمیشہ گورنمنٹ انگریزی کوشش کرتی رہی ہے کہ روسی کانسلوں کو دربار کابل میں ترقی نہ ہو ہمکو اب بھی یہی اُمید ہے کہ وہ اُس کوشش کو برابر جاری رکھے گی کہ جو عمدہ پالیسی ہے اگر وہ ایسی کوشش کو جاری رکھنا چاہتی ہے تو عبدالرحمان مشکوک سردار ہے اُسکو کیونکر جھٹ پٹ کابل کی عنان حکومت دے ڈالے گی جنگ سے پیشتر روسی سفارت کابل میں آئی تھی اور ہماری سفارت کو روکا گیا تھا جسکا بدلا گورنمنٹ نے کیسا کچھ لیا پھر بھلا اب وہ ایسا فعل کیوں کرنے لگی کہ اُسکے متوسل کو کابل کی حکومت سپرد کرے ہم غور کر کے کہتے ہیں کہ کس قاعدہ سے وہ [illegible] رعایت نہ کریگا۔ مدتوں اُنکے پاس رہا اسکو [illegible] ہوتی ہیں موقع کا انتظام کیا جاتا رہا۔ جب اتفاقیہ موقع ہاتھ لگا تو آن موجود ہوا۔ پھر وہ ہمارا کیونکر ہے اور کیونکر ہوگا۔ وہ تو اُنہیں کا ہوگا جنکے پاس برسوں رہا۔ اور جنکی اعانت و مدد سے اُسکو آج یہہ دن نصیب ہوا۔ کہ باغی سپاہی اور رعایا بھی اُسکے ہتھے چڑھ گئی اور انگریزی افسران بھی اُسکے پاس آدمی بھیج رہے ہیں عبدالرحمان کے آنے سے بھی (اگرچہ وہ جری لائق ہے) ہم نہیں کہہ سکتے کہ افغانستان کے خون خرابے موقوف ہو جاوینگے جو لوگ اسوقت گو یار و کر استحقاق کا دعوی کر رہے ہیں بھیل پڑینگے اور ملک میں غدر اور خرابی واقع ہوگی جو امر گورنمنٹ انگریزی کے منشا کے خلاف ہے بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ادھر افواج انگریزی پلٹے گی اور اُدھر ہنگاموں کی تعداد بڑھیگی اگر یہہ کہا جاوے کہ انگریزی فوج بھی مفسدے کے دور کرنے کے لئے کچھ رہے گی تو ہم کہتے ہیں پھر کیا ضرور ہے کہ آپ بھی ہم معروف رہیں اور مشکوک آدمی کو تخت پر بٹھاویں جسکے ہونے سے کچھ فایدہ نہ حصول۔ بلکہ ہمکو چاہئے کہ علاوہ یعقوب خان کے ایسے آدمی کو مقرر کردیں جسکی نسبت افغانستان کی عام رائے ہو* اخبار پنجاب

مراسلات

مسیحی اخلاق

پرچہ مطبوعہ یکم اپریل میں اس امر بدیہہ کا قدرے بیان بھی ہو گیا کہ یہہ اعلے المقصد یعنے خیر فی الواقع انسان ہی کے ذریعہ انجام پاتی ہے کیونکہ وہی (باصطلاح فیلسوفان) خود دان شخص ہے*

اب اگر یہہ سچ ہے (جیسا کہ فی الحقیقت ہے) کہ اِس عالم میں خصوصاً اِنسان کی وساطت سے خیر اُنکی انجام پاتی ہے تو یہہ سوال لازم آئیگا کہ بلاشک خیر مطلق ہے وہ حسین جمیل شئے ہے جس نے قصداً وعمداً ہر کہہ و مہہ کی سوختہ جان کو فریفتہ کر رکھا ہے خواہ کسی نے اصلی خیر پر اپنے دل کو آویختہ کیا ہو (جو حقیقی مبارک حالی ہے) خواہ کسی نے جھوٹھی خیر کے ہاتھ میں اپنے دل کی عنان دی ہو (جس سے بڑھ کر بدبختی اور کیا ہو سکتی ہے۔) حیف صد حیف اسی گندم نما جو فروش خیر پر مفتون و شیدا ہو کے بہتوں نے اپنی زندگی برباد کی) یا یوں کہیں کہ وہ لازوال چشمہ حیات ہے۔ لیکن اِس چشمہ اور انسان میں کیسی نسبت یا پیوند ہے جس کے گویا نمیوں کے ذریعہ وہ آب حیات اِنسان کی زندگی کے ہر حصہ کو شاداب کرتا اور خود اُسکو مجسم خیر بنا دیتا ہے جو انسان کی علت غائی ہے۔

اِس مفید سوال کا جواب طرح طرح سے دیا گیا ہے۔ بعض نے یہہ جواب دیا کہ جسطرح مادے جسم اِس خلقت اور قوانین قدرت کے بیچ بعض کو اپنے میں قبول کرنے بعض کو رد کرنے بعض کے موافق خود بن جانے اور بعض کو اپنے موافق بنا لینے سے اپنی پرورش اور ترقی حاصل کرتا ہے۔ اسیطرح سے اِنسان اِس دنیا کے مکتب میں مبتدی کی طرح رکھا گیا ہے۔ اُس مکتب کا معلم اخلاق ہے۔ اِس مبتدی کے ہاتھ میں خلقت یا نیچر کا سیپارہ ہے۔ جس کے مطالعہ سے وہ اپنی غلطیوں کو (جو مبتدی اور سیپارہ کے بیچ میں مخالفت ہے) رفع کرتا جاتا ہے اور جسطرح مبتدی اور سیپارہ مشق سے گویا ایک ہی ہو جاتے ہیں اُسیطرح اِنسان اور باقی خلقت ایک ہی ہو جاتے ہیں یا اِنسان اپنے اقوار کو ایسا کماتا ہے کہ وہ خلقت کی مخالفت نہیں کرتے ہیں جس سے اُسکا نقصان ہوتا ہے۔ الغرض خلقت کو اپنے ساتھ متفق کر لینے اور اُسکے قوانین کی فرمانبرداری سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اِنسان خیر جب کے ساتھ اپنی گزران کر سکتا ہے۔ اِس مکتب کا فائینل اگزیمینیشن یہی ہے۔

بعض نے یہہ جواب دیا کہ ہمیں نہیں چاہئے کہ پہلی بار والوں کی مانند خدا کو اِس دنیا سے (جس میں تربیت پانے کے لئے انسان رکھا گیا ہے) علیحدہ رکھیں بلکہ خدا بھی اُس میں شامل ہے جسکا ظہور تمام خلقت پر ہوتا ہے۔ مگر خاصکر کے اِنساں میں اُسکے صفات ظہور پاتے ہیں۔ پس ضرور ہے کہ نہ صرف باقی خلقت سے اِنسان موافقت و یگانگت پیدا کرے تاکہ اپنے مقصد کو پاوے بلکہ چاہئے کہ باقی اِنسانوں کے ساتھ بھی موافقت پیدا ہو۔ یہہ کسطرح ہو سکتا ہے چاہئے کہ ہر ایک اِنسان کل اِنسانیت کی مرضی کے موافق چلے اُسکو اہل تصوف صلح کل کہتے ہیں پس یہی مذکورہ سوال کا جواب ہے کہ اِنسان گویا سمندر کے اِس پار ہے اور خیر مطلق (جس سے میرا مطلب صرف اعمال حسنہ میں ہے بلکہ ایسی حالت کہ جسمیں خیر کے سوائے اور کچھ بھی نہیں) اُس پار ہے اور یہہ دونوں مذکورہ طریق جہاز ہیں جن پر سوار ہو کے اِنسان اپنی منزل کو پہونچ سکتا ہے مگر فی الحقیقت اُنکی رائے میں جہاز اور بندر دو ہیں بلکہ جہاز ہی بندر ہے یعنے اُنہیں مذکورہ اشیا میں خیر مطلق ہے مگر ذرا غور کرنے سے ظاہر ہو جاویگا کہ شخص اُنہیں اُصول کے ماننے سے خیر مطلق حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہہ تو سب پر روشن ہے کہ خیر مطلق کو ہم صرف مبالغہ ہی سے اعلے المقصد نہیں کہتے ہیں۔ بلکہ اِس لئے کہ وہ عالم علویکا ایک پرتو ہے جو ہمارے اِس عالم پر پڑتا ہے اور ہمارے دلونکو اُس عالم کی طرف کھینچتا ہے جس سے اُس کے حاصل کرنے کی آرزو ہم میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اِسمیں بھی کچھ شک نہیں کہ خیر مطلق کہیں کبھی ہمارے اِس عالم میں اَبتک نہیں ہوئی ہے۔ پس ایسے نادر چیز کا اُن اشیا میں پایا جانا یعنے دنیا میں جو اِنسان سے ادنے درجہ پر ہے غیر ممکن۔ گویا زندہ کو مُردہ میں تلاش کرنا ہے۔ اور نیز اُس شئے یعنے اتفاق مرضی کل اِنسانیت میں جو صرف اِنسان کے برابر ہی ہے۔ خام خیالی ہے۔ مگر ضرور یہہ اِس اعلے شئے کا مسکن وہی ہوگا جو اُسکے طالب یعنے اِنسان سے اعلی ہے۔ یہہ کون ہے۔ وہ خدا ہے۔ اور جب اِنسان صرف اپنی شخصیت کے سبب مخلوقات سے اشرف ٹھہرا تو جو اُس سے بھی اشرف ہے ضرور اُس میں بھی شخصیت اگر اُس سے کئی زیادہ جلی) ہوگی۔ الغرض خدا شخص ہے وہ اپنے تئیں اور باقی سب کو بکمال خوبی پہچانتا اور جانتا ہے۔ (نہ جیسا ہندوؤں کا خدا جو خلقت کے کام کے بعد نرگنا یا پتھر کی مانند ہو جاتا ہے) اسیوجہ سے اِنسان اور خدا میں ایک خاص علاقہ ہے۔ پس اور کہاں خیر مطلق ہو سکتی ہے۔ سوائے خدا کے جو خود خیر مطلق ہے کیونکہ ساری خوبیوں اور مقصدوں کا مرکز ہے۔ الغرض اب اُس مرغوبہ کا ٹھکانہ معلوم ہو گیا کہ وہ کسی مادے شئے میں یا مساوی درجہ کی شئے میں نہیں ہے۔ مگر رب العالمین سے بخشی جاتی ہے۔ غرض بخشندہ ایک شخص ہے اور محتاج بھی ایک شخص ہے یعنے اِنسان۔ اور شخصیت کے لئے مرضی لازمی چیز ہے۔ پس اخلاق کہ (جسکا مقصد ہے کہ خیر مطلق کو حاصل کرے) تعریف یہہ ہے۔ کہ مرضی اِنسانی مرضی الہی کے تابع ہو۔ یا یوں کہیں کہ رضاء الہی اور رضاء اِنسانی اخلاق کے دو قطب ہیں۔ اُنہیں کی موافقت سے حقیقی نیکی اور خیر مطلق اِنسان کو حاصل ہو سکتا ہے۔ یہی وہ پیوند ہے جو اِنسان اور خیر مطلق کے بیچ ہے۔ کوئی نہ سمجھے کہ دونوں پہلے رایوں کی تردید سے میری یہہ غرض ہے کہ اُن میں مطلق خیر کی کچھ بوئے

نہیں ہے۔ یا یہہ کہ اُنسے انسان کو کنارہ کش ہونا چاہئے مگر صرف یہہ غرض ہے۔ کہ محض وہی خیر مطلق کے حصول کا ذریعہ نہیں ہو سکتی ہیں۔ البتہ اگر کوئی اِس قسم سے منبع خیر کو باریک بین نظر سے ملاحظہ کریگا۔ تو پہلے دونوں کو بھی اسی میں مشتمل پاویگا۔ کیونکہ رضاء الٰہی کی فرمانبرداری ہر نوع کی مخالفت اور کجی کو دور و دفع کر دیتی ہے اور اپنے متوکل کو اپنی ساری خوبیوں سے ملبس کرتی ہے +

اب سوال پوچھنا چاہئے کہ رضاء الٰہی کہاں سے معلوم ہوتی ہے ۔ اسکا جواب آئندہ پرچہ میں دیا جاویگا +

باقی آئندہ

سود روا ہے یا ناروا

یہہ ایک سوال ہے۔ جو کسی مسیحی بھائی نے پرچہ نورافشاں میں شایع کرایا تھا جس کی بابت بعض بھائیوں نے کچھ تحریر بھی فرمایا۔ بندہ بھی اِس معاملہ میں ذیل کی چند سطور مسطور کرتا ہے +

وہو ہذا

استثنا باب ۲۳

آیت ۱۹	آیت ۲۰
تو اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دیجیو۔ نہ نقد کے سود پر۔ نہ غلہجات کے سود پر نہ کسی چیز کے ...... الخ	تو اجنبی کو سودی قرض دیسکتا ہے

احبار کا باب ۲۵ آیت ۳۴ و ۳۵

اور اگر تم اُنہیں جنسے پھر پانے کی اُمید ہے۔ قرض دو۔ تو تمہارا کیا احسان ہے۔ کیونکہ گنہگار بھی گنہگاروں کو قرض دیتے ہیں۔ تاکہ اُنکا بدلا پاویں۔ پس ...... (تم) پھر پانیکی اُمید نہ رکھکے قرض دو +

عہد عتیق کے اکثر مقامات سے دو باتیں حاصل ہیں +

اوّل آنکہ۔ اپنے بھائیوں سے قرض دیکے سود نہ لیجیو +

دویم آنکہ۔ اجازت ہے کہ اجنبی کو سودی قرض دیجیو +

شق اوّل کی نسبت اوّلاً واضح ہو۔ کہ بنی اسرائیل تجارتی قوم نہ تھی۔ اُن میں اُس وصف کی نایابی سے غرض یہہ تھی۔ کہ وے غیر اقوام میں خلط ملط ہونے سے محفوظ رہیں۔ کل موسوی رسمی شرع کی مدعاؤں میں سے ایک مدعا یہہ تھا۔ اور جس کسی رسم کے ذریعہ سے اِس امتزاج کا اندیشہ تھا۔ اُن سب کی نسبت اور اقوام کی خلاف ممانعت یا اجازت ملی ہے۔ تجارت قومی آمیزش کا بڑا وسیلہ ہے۔ اور ممکن تھا۔ کہ اسکے جواز سے اس مدعا میں فتور آجاتا +

شق ثانی۔ بنی اسرائیل کی غیر منقولہ ملکیت فرعون سے تقسیم ہوئی تھی جس کا انکی وراثت سے بیدخل ہونا روا نہ تھا۔ اِسحال سے ظاہر ہے۔ امیر لوگ زمین نہیں خرید سکتے تھے۔ حاصل یہہ درحالیکہ وہ نہ تجارت کرتے اور نہ وراثت سے خارج ہو سکتے تھے۔ تو غریب کم ہونگے اور اگر کوئی ہوا۔ تو اُسے فقط روٹی کی کمی کے سبب احیاناً قرض لینے کی نوبت پہنچتی تھی۔ ایسوں کو منقولہ جائیداد میں سے نقد یا غلہ یا کوئی اور چیز قرض دینا اور گھر رکھ چھوڑنا برابر تھا۔ گھر میں نہ رکھ ایسوں کو قرض دے اُنکی غریبی کو دور کرانا روپیہ یا غلہ وغیرہ جیوں کا تیوں واپس کر لینے میں اُنکا کیا حرج تھا۔ اور جسحال کہ گھر میں دھرے اُسے نفع نہیں ملتا تھا۔ تو کسی غریب سے نفع لینا بھی ناروا ٹھہرایا گیا۔ اور اپنے بھائی کو سودی قرض دینے کی ممانعت ہوئی۔ اِسلئے ہمیں اِس حکم سے کچھ کام نہیں اب رہا دوسرا حکم۔ اِس سے ظاہر ہے۔ کہ اجنبی کو سودی قرض دیسکتے تھے۔ کیونکہ اُنہیں نہ صرف تجارت کا رواج تھا۔ بلکہ ملکیت کی خرید و فروخت بھی روا تھی۔ اور نہ صرف روا۔ رایج بھی تھی۔ اِسحال میں قرض لینے والے اور دینیوالے کو اُس روپیہ وغیرہ کا نفع بانٹنا مناسب تھا۔ اِس حکم سے یہہ خیال گذرتا ہے۔ کہ سود لینا اپنے آپ میں بُرا نہیں +۔ اور نہ بے انصافی۔ ہاں البتہ زیادتی میں خرابی ہے۔ اور جب غریب مقروض کا خیال دل میں آتا ہے۔ تو یہہ زیادتی اور بھی بُری معلوم ہوتی ہے۔ (یاد رہے۔ کہ غریبوں میں بھی فرق ہے۔ بعض تو بمقابلہ امیروں کے غریب کہے جاتے ہیں۔ اور بعضے ہیں۔ جو حقیقت میں کنگال اور مفلس ہیں) بالفعل ہماری مراد ان غرباء سے نہیں۔ مگر اُنسے ہے جو بروقت قرض لینے کے نہیں سوچتے۔ اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ نہیں سوچ سکتے کہ موافق اقرار سود ادا کر سکینگے۔ یا نہیں۔ اور اِسلئے مارے غریبی کے آنہ روپیہ اور دو آنہ روپیہ سود کا اقرار کر دیتے ہیں۔ مگر قرضخواہ ایسوں کی غریبی اور غریبی کے مارے کوتہ اندیشی کا لحاظ نہ کرکے موقع دیکھ سود نہ صرف سود بلکہ سود در سود لگا ایسوں کو غریب سے غریب کر ڈالتے ہیں۔ اُنکی نیت یہہ نہیں ہوتی کہ غریب بچ رہے۔ اور امارت میں بحال ہو۔ مگر محض اپنی ہی دولت اور امیری کو رونق دینے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں +

ہم عیسائیوں کو یوں کرنا مناسب نہیں۔ کہ المسیح اُلتوہیں دوسروں کی غریبی کا لحاظ نہ کریں اور امیروں سے میں نہیں کہہ سکتا کہ کیسا سلوک کرنا چاہئے۔ اگر کسی تعداد سود پر

دوسرا عیسوی دین بنانے نو کی قید نہیں ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک کی تاکید ہے۔



عہد کریں۔ خواہ زیادہ ہی ہو۔ اسے بےانصافی کہنے میں تامل کی صورت نظر آتی ہے۔ سود کا معاملہ ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسمیں غریب اور امیر کے لئے یکساں قانون ٹھہرانا مناسب نہیں۔ غریبی کا ضرور خیال چاہئے۔ سرکاری سود میں البتہ اس قسم کی یکسانی پائی جاتی ہے۔ منشی دینا ناتھ صاحب کے مضمون سے ظاہر ہے۔ کہ وہ اس قانون کو پسند کرتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ وہ قانون اسی حالت میں اچھا ہے۔ بھائیوں کو وہ قانون برتنا مناسب نہیں سرکار کی نظر میں امیر غریب برابر ہیں۔ بھائیوں میں غریب لائق رحم ہیں۔ اور اگر کسی کی نظر میں یکسانی مناسب ہے تو فی الحال امیر و غریب دونوں کے مناسب حال معلوم ہوتی ہے

باقی رہا قول خداوند۔ سو قول کیا؟ اے امیرو اور غریبو تمہارے لئے مژدہ ہے۔ خداوند کا فرمودہ بھی محض غریبوں ہی کی نسبت ہے۔ مگر کیسے غریب؟ ایسے جنکو واپس دینے کا بھی مقدور نہیں۔ ہاں یہہ انکا ذکر ہے۔ جنہیں مفلس کہتے ہیں۔ ایسوں سے سود تو یکطرف رہا۔ مول یا اصل بھی واپس لینے کی اُمید نہ رکھنی چاہئے۔ ایسوں کو قرض دینے کا اجر بھی ہے۔ اور چونکہ خداوند نے اپنے بھائی اور غیر میں امتیاز نہیں بتائی۔ لہذا یہہ وتیرہ ہر غریب کے ساتھ جائز کیا چاہیے۔ مناسب ہے۔ کہ دوسروں کی غریبی سے ہم نیکی کماویں۔ نہ کہ امیری۔ سخی کو اجر کا وعدہ ہے۔ امیر نفس پرور پر ہائے واویلا وائے ہے

راقم
ہمت مسیح ڈیونٹی کالج سیالکوٹ

اخبارات تار برقی

کابل۔ ۹ جون۔ گل محمد جان پر انکے ملازمین میں سے ایک شخص نے حملہ کیا تھا مگر فوراً گرفتار کر لیا گیا اور اُسکی ناک اور کان کاٹ ڈالے گئے۔ کل ایک شخص جو تاش گورگان سے براہ کنجان اور چریکار کابل میں آیا بیان کرتا ہے کہ ترکستان کی فوج اتنک پریشان ہے اور قابو میں نہیں ہے اور ہنوز ایبک اور کابل کی رجمنٹوں میں نااتفاقی ہے تاش گرگان کی ایک رجمنٹ بغاوت پر آمادہ تھی اسلئے بجائے اُسکے مزار شریف کی ایک رجمنٹ تعینات کی گئی اور وہ وہاں سے تبدیل ہو گئی۔ سپاہیونکی ظلم و زیادتی کی وجہ سے بہت سے باشندے تاش گرگان سے گھر چھوڑ چھوڑ کر چلے گئے عبدالرحمان نے زبردستی ایک لاکھ روپیہ بطور قرض لیا اور اب ایک اور لاکھ روپیہ بھی اُسیطرح لینا چاہتے ہیں۔ ایک ٹکسال گھر اُن کے نام سے جاری ہوا ہے وہاں کے متوطن تجارت پیشہ لوگوں پر تاکید کیجاتی ہے کہ ٹکسال میں چاندی بھیجکر سکہ بنوائیں بہت سے فوجی افسر اور گورنر سابق کے ملازمین افسر قتل کئے گئے۔ کرنیل جر جو کہ قوم عرب سے تھا اور اپنی رجمنٹ کو بلوہ کرنے کی ترغیب دیتا تھا بڑی بیرحمی کے ساتھ قتل کیا گیا۔ تخت پل میں بہت افسر قید کر لئے گئے اور بالفعل مزار شریف افغانستان کا تخت گاہ قرار دیا گیا اور جو فوج کہ کنجان میں آنے والی ہے اُسکے واسطے وہاں سامان رسد جمع ہو رہا ہے دوشنبہ کے روز برگیڈیر چارلس گف کا برگیڈ مع نمبر ۳ بنگال رسالہ ہزارہ کا توپخانہ اور نمبر ۳ کمپنی سفر مینا کی نگہمان کی سمت جانیوالا ہے۔ تین چوتھائی فیلڈ پارک کے انجنیر براہ راست ہندوستان کو جانیوالے ہیں +

قندھار۔ ۹ جون۔ اس چند روز کے عرصہ میں دو وارداتیں غازیوں کے حملہ کی واقع ہوئیں منجملہ ان دو کے ایک فعل تو ایک آٹھ برس کے لڑکے سے سرزد ہوا جو ایک غلام زادہ تھا اور جسنے ایک ہندو لشکری کے پیٹ میں ایک قرولی ماری مگر زخم کاری نہیں لگا اور دوسرا غازی سولہ برس کی عمر کا قوم زہوب کگڑ سے تھا اسنے نمبر ۳ کے ایک سپاہی کو ایک خنجر مارا مگر اُسکے چھیلتا لگا اُسنے اور اُسکے ساتھیوں نے فوراً اُسے پکڑ لیا اور سنگینیں ماریں۔ جس سے زخمی تو بہت ہوا مگر ہلاکت تک نہ پہونچا +

ایوب خان کے ہرات سے بڑھنے پر یہاں کے لوگوں کے دلوں میں تشویش پیدا ہو گئی ہے +

مقام چلکپین کے ابراہیم خان اور دیگر سرداران صوبہ ہرات نے ولی کے پاس اظہار اطاعت کے پیام بھیجے ہیں اور اپنے اپنے قاصد روانہ کئے ہیں۔ آج ولی گرشک میں آنے والے ہیں +

تین کمپنیاں یورپین سپاہیوں کی اس کیمپ کو گئیں جو بابا ولی واقع ارغندہ پر ہے وہاں ایک طور کی صفائی رہتی ہے گرمی کی روز بروز شدت ہے +

شملہ۔ ۱۰ جون۔ مسٹر ایچ ایم ڈیورنڈ وایسرائے کے پرایوٹ سکرٹری مقرر ہوئے مگر یہہ انتظام عارضی ہوا ہے +

تازہ تار مورخہ ۱۰ جون آمدہ کابل سے معلوم ہوا کہ ایک سو سوار اور دو سو پیادہ لنگر سے روانہ ہو کر قلعہ سنگار پر واقع میدان میں بھیجے گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر غزنی سے حملہ ہو تو میدانی اور ارغندی لوگ جمع ہو کر بلوہ کرینگے +

غارتگر لوگ کیتری خانہ کو تنگ کر رہے ہیں۔ افواہ ہے کہ نورزئی اور الکوزئی کے لوگوں کا ارادہ جنرل ہل پر حملہ کرنیکا ہے لیکن چونکہ دو نو برگیڈ ملے ہوئے ہیں اسلئے وہ کمزور ہو گئے ہیں +

کل ایک سالہ گردآوری کرنے کو گیا جسنے بابا جیل کو قتل کو جسکا داستہ میدان کارزار میں دشمن کی طرف جاتا ہے سپر بحرکی سپاہ کے قبضہ میں پایا +

لودیانہ

ہفتہ حال میں گرمی نے لوگوں کو بوکھلا دیا ہے سنا ہے کہ چار پانچ آدمی گرمی کی سختی سے مر گئے ہیں۔ پرسوں ایک عورت کی لاش جگرانوں سے بھی آئی تھی جسکی بابت سنا جاتا ہے کہ گرمی کے صدمہ سے فوت ہو گئی ہے۔ دوپہر کیوقت تمام شہر گم صم ہو جاتا ہے خدا جلد بارش نازل فرماوے +

بڑھے بوڑھے آدمی بیان کرتے ہیں کہ جیسی گرمی آجکل پڑ رہی ہے ہماری عمر میں ایسی گرمی پہلے کبھی نہیں ہوئی

اشتہار ناداری

دفعہ ۳۵۴ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع مجموعہ ضابطہ دیوانی

ازعدالت مسٹر کارسٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر ضلع لودیانہ

مقدمہ ناداری نمبر (۱) سنہ ۱۸۹۶ع

جو کہ مسمی رولیا عرف خدا بخش پسر قادر بخش قوم جھیور ساکن لودیانہ نے درخواست حسب دفعہ ۳۴۴ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت ہذا میں پیش کر کے اپنے تئیں حسب دفعہ ۳۵۱ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع دیوالیہ ثابت کرادیا ہے اسلئے اشتہار ہذا برائے آگاہی جملہ قرضخواہان رولیا نادار کے مشتہر کیا جاتا ہے کہ بحکم ۲۵ مئی ۱۸۹۶ع رولیا جھیور حسب دفعہ ۳۵۱ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع دیوالیہ تصور کیا گیا ہے مرقوم ۲۵ مئی ۱۸۹۶ع +

آئینۂ قرآن

موسومہ بہ

فہرست قرآن

سیکڑوں برس سے علماء ہند کوشش کرتے رہے کہ کوئی ایسی عمدہ فہرست قرآن تیار کیجاوے کہ اسکو دیکھتے ہی فوراً قرآن کا ہر ایک تمام و مطلب دریافت ہو جاوے مگر کسیکو کامیابی نہ ہوئی چنانچہ اس مطلب کے حل کرنیکے لئے جناب پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ نے کوشش کی اور ۱۸۸۶ع میں ایک فہرست قرآن اردو میں بنائی جو رومن حروف میں چھاپی گئی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی۔ اکثر اہل اسلام رومن حروف نہیں پڑھ سکتے اسواسطے بعضوں نے ہم سے درخواست کی کہ اگر یہہ فہرست زبان اردو حروف فارسی میں شائع ہو جاوے تو ہر ایک کو فایدہ پہونچے اس فہرست میں قرآن کا ہر ایک مطلب ایک جگہہ جمع کیا گیا ہے یعنے اگرچہ کوئی دیکھنا چاہے کہ آدم کا ذکر کس کس سورہ اور رکوع و سیپارے میں ہے تو فوراً ایک ہی جگہہ معلوم ہو جاوے کہ فلاں فلاں سورت و رکوع و سیپارے میں ہے اسیطرح نماز روزہ زکوۃ و نجات و شیطان و جہاد و کافر و دوزخ و بہشت وغیرہ کا ذکر ترتیب وار جمع کیا گیا ہے۔

اب ہمارا ارادہ ہے کہ اسکو فارسی حروف میں چھاپدیں مگر جبتک کم سے کم تین سو درخواستیں ہم نہ پہونچیں تو ہم چھاپ نہیں سکتے اسلئے یہہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جس کسیکو ایسی فہرست نایاب کی خریداری منظور ہو درخواست اپنی راقم کے پاس بھیجدیں جسوقت تین سو درخواستیں جمع ہو جائینگی کتاب فوراً چھاپی جاوے گی۔ اس کتاب کے صفحہ قریب ۲۴۰ کے ہونگے۔ جن صاحبوں کی درخواستیں پیشتر چھپنے کے پہونچینگی اُنسے قیمت فی جلد ۸ر محصول ۹ر اور بعد میں ۱۲ر لیجائیگی +

راقم

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُن سے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط

جی۔ ای۔ ڈکنفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا